ابو سعید حنیف احمد محمود۔ برطانیہ

❁❁❁ تقریر ❁❁❁

تقریر بابت خلفاء احمدیت
وقت 5-7 منٹ

”تصویر سے بھی ایک تعلق پیدا ہوتا ہے“

(تقریر نمبر1)

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے۔

هُوَالَّذِیۡ یُصَوِّرُکُمۡ فِی الۡاَرۡحَامِ کَیۡفَ یَشَآءُ ؕ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَالۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ (آلِ عمران:7)

وہی ہے جو تمہیں رِحموں میں جیسی صورت میں چاہے ڈھالتا ہے۔ کوئی معبود نہیں مگر وہی، کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا۔

اِک زمانہ تھا کہ میرا نام بھی مستور تھا
قادیاں بھی تھی نہاں ایسی کہ گویا زیرِ غار
کوئی بھی واقف نہ تھا مجھ سے نہ میرا مُعتقِد
لیکن اب دیکھو کہ چرچا کِس قدر ہے ہر کنار

(درثمین)

معزز سامعین! ”مشاہدات“ کے پلیٹ فارم سے تصویر کھنچوانے، اُسے دیواروں پر آویزاں کرنے اور اِس کی پوجا کرنے کی ممانعت کے حوالہ سے پانچ تقاریر کی اشاعت ہو کر ایک اجتماعی شکل بعنوان **”دیکھو! کیا کہتی ہے تصویر تمہاری“** مشاہدات کی ویب سائیٹ کی زینت بن چکی ہے۔ ان تقاریر کی تفصیل یہ ہے۔

1۔ تصویر کھنچوانے کے متعلق حضرت مسیح موعود اور خلفاء کے ارشادات (مشاہدات نمبر1187)

2۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پہلا فوٹو اُتروانے کی وجہ (مشاہدات نمبر1188)

3۔ تصویریں بولتی اور تبلیغ کا کام کرتی ہیں (مشاہدات نمبر 1189)

4۔ ”دیکھو! کیا کہتی ہے تصویر تمہاری“ (مشاہدات نمبر1190)

5۔ تصویر اور فوٹو میں فرق اور اِن کا مشرکانہ استعمال (مشاہدات نمبر1191)

جلسہ سالانہ برطانیہ 2026ء کے موقع میرے میٹرک کے کلاس فیلو مکرم عبد الخالق تعلقدار صاحب جو اب نائب پرائیویٹ سیکرٹری حضورِ انور برائے انصار سیکشن کے عہدہ پر فائز ہیں اور دنیا بھر کی مجالس انصار اللہ کی نگرانی اُن کے سپرد ہے، نے مجھے بتایا کہ مَیں نے دنیا بھر سے آئے ہوئے صدران و نمائندگان مجالس انصار اللہ کی میٹنگ کے بارے میں حضورِ اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ سے پوچھا تو حضور نے فرمایا کہ

”میٹنگ کے بعد تصویر کے لئے لے آنا۔ **تصویر سے بھی ایک تعلق پیدا ہوتا ہے۔**“

مجھے میرے دوست نے جب یہ الفاظ بتلائے تو اللہ تعالیٰ نے ایک مضمون مجھے سلجھانا شروع کیا اور اللہ کی دی ہوئی سوچ وبچار اور غور و فکر کے ساتھ یہ مضمون وسعت اختیار کرتا اور پھیلتا چلا گیا جسے آج نوکِ قلم سے محفوظ کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔

آج کا دور سوشل میڈیا کا دَور ہے جس میں سِٹل فوٹوز اور ویڈیوز روزانہ ہی کثرت کے ساتھ مختلف Gadgets پر سر کولیٹ ہو رہی ہوتی ہیں۔ اِن میں سے مثبت رنگ میں بھجوائی گئی فوٹوز اور ویڈیوز خاندانوں سے تعلق پیدا کرتی اور اُنہیں آپس میں جوڑتی دکھائی دیتی ہیں۔ محلّوں، علاقوں اور ملکوں سے تعلق پیدا ہوتا ہے۔ ابھی حال ہی میں ہونے والا انٹر نیشنل فٹ بال ٹورنامنٹ آج کی تقریر کے عنوان کی عکاسی کرتا ہوا ایک نہ ختم ہونے والے سلسلے میں تبدیل ہوا۔ مشہور و معروف فٹ بالرز سے شائقین کا تعلق پیدا ہوا۔ اُن کے حق میں، اُن کی خوبیوں پر تبصرے ہونے لگے۔ یہ سب کچھ اِن کی فوٹوز اور ویڈیوز کو دیکھ کر ان سے تعلق کا ذریعہ بنا۔

اب جماعتِ احمدیہ اور اِس کی انٹرنیشنل مساعی کو دیکھیں تو دُنیا اُن تصاویر ہی کی وجہ سے اپنے تعلق کو اتنا مضبوط کر چکی ہے کہ ایک خاندان لگتی ہے۔ جس کا اعتراف تو اب غیروں کو بھی ہے خصوصاً اُن غیر از جماعت مسلمانوں اور غیر مسلموں کو جو ہمارے جلسوں پر تشریف لاتے اور جلسہ کے شرکاء میں بھائی چارہ اور اخوّت کو ملاحظہ کرتے ہیں ہاں اُن شرکاء کو دیکھتے ہیں جو نہ کہیں آپس میں ملے، نہ ایک دوسرے کو دیکھا اور نہ ایک دوسرے سے تعارف ہے مگر فوٹو سے ایک تعلق پیدا ہوا اور آپس میں دوست بن گئے۔ ایک وقت ''قلمی دوستی'' کا تھا۔ اب غائبانہ دوستی کو ''تصویری دوستی'' کا نام دیا جاسکتا ہے۔ ہمارے اجتماعات اور جلسۂ ہائے سالانہ میں سینکڑوں کی تعداد میں سوشل میڈیا پر کسی وقت دیکھی گئی فوٹو کو دیکھ کر تصویری دوستی، حقیقی دوستی میں بدل جاتی ہے۔

''**تصویر بھی ایک تعلق پیدا کرتی ہے**'' کے حق میں ایک اہم مثال یہ پیش کی جاسکتی ہے کہ کچھ احمدی بچے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو خط لکھتے وقت خط کے ساتھ اپنی فوٹو نتھی کرتے ہیں جس سے ایک خاص تعلق قائم ہوتا ہے۔ حضورِ انور نے ایک دو محفلوں میں بچوں سے پوچھا بھی ہے کہ آپ وہی ہیں جو میرے نام اپنے خط کے ساتھ اپنی تصویر لگا کر بھیجتے ہیں۔ تو یہ مربوط تعلق ہی تھا جو خلیفہ وقت اور خط پر تصویر لگانے والے بچوں کے ساتھ خلیفہ وقت کا پیدا ہوا اور دوسری جانب یہ تصویریں بچوں کی اپنے خلیفہ سے محبّت اور عقیدت میں اضافے کا موجب بنیں۔

سامعین! اِس سلسلے میں سب سے بڑی اور اہم مثال تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پہلی فوٹو کھنچوانے کی دی جاسکتی ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں:

''مَیں نے دیکھا ہے کہ آج کل یورپ کے لوگ جس شخص کی تالیف کو دیکھنا چاہیں اوّل خواہشمند ہوتے ہیں جو اُس کی تصویر دیکھیں کیونکہ یورپ کے ملک میں فراست کے علم کو بہت ترقی ہے اور اکثر اُن کی محض تصویر کو دیکھ کر شناخت کرسکتے ہیں کہ ایسا مدّعی صادق ہے یا کاذب اور وہ لوگ بباعث ہزارہا کوس کے فاصلہ کے مجھ تک پہنچ نہیں سکتے اور نہ میرا چہرہ دیکھ سکتے ہیں لہٰذا اُس ملک کے اہلِ فراست بذریعہ تصویر میرے اندرونی حالات میں غور کرتے ہیں۔ کئی ایسے لوگ ہیں جو انہوں نے یورپ یا امریکہ سے میری طرف چٹھیاں لکھی ہیں اور اپنی چٹھیوں میں تحریر کیا ہے کہ ہم نے آپ کی تصویر کو غور سے دیکھا اور علمِ فراست کے ذریعہ سے ہمیں ماننا پڑا کہ جس کی یہ تصویر ہے وہ کاذب نہیں ہے اور ایک امریکہ کی عورت نے میری تصویر کو دیکھ کر کہا کہ یہ یسوع یعنی عیسیٰ علیہ السلام کی تصویر ہے۔ پس اس غرض سے اور اس حد تک مَیں نے اس طریق کے جاری ہونے میں مصلحتاً خاموشی اختیار کی۔ وَاِنَّمَا الۡاَعۡمَالُ بِالنِّیَّاتِ اور میرا مذہب یہ نہیں ہے کہ تصویر کی حرمت قطعی ہے۔ قرآن شریف سے ثابت ہے کہ فرقہ جنّ حضرت سلیمان کے لئے تصویریں بناتے تھے اور بنی اسرائیل کے پاس مدّت تک انبیاء کی تصویریں رہیں جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی تصویر تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عائشہ کی تصویر ایک پارچہ ریشمی پر جبرائیل علیہ السلام نے دکھلائی تھی۔ اور پانی میں بعض پتھروں پر جانوروں کی تصویریں قدرتی طور پر چھپ جاتی ہیں۔ اور یہ آلہ جس کے ذریعہ سے اب تصویر لی جاتی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں ایجاد نہیں ہوا تھا اور یہ نہایت ضروری آلہ ہے جس کے ذریعہ سے بعض امراض کی تشخیص ہوسکتی ہے ایک اور آلہ تصویر کا نکلا ہے جس کے ذریعہ سے انسان کی تمام ہڈیوں کی تصویر کھینچی جاتی ہے اور وَجعُ المَفَاصِل ونقرس وغیرہ امراض کی تشخیص کے لئے اس آلہ کے ذریعہ سے تصویر کھینچتے ہیں اور مرض کی حقیقت معلوم ہوتی ہے۔ ایسا ہی فوٹو کے ذریعہ سے بہت سے علمی فوائد ظہور میں آئے ہیں۔ چنانچہ بعض انگریزوں نے فوٹو کے ذریعہ سے دنیا کے کل جانداروں یہاں تک کہ طرح طرح کی ٹڈیوں کی تصویریں اور ہر ایک قسم کے پرند اور چرند کی تصویریں اپنی کتابوں میں چھاپ دی ہیں۔ جس سے علمی ترقی ہوئی ہے۔ پس کیا گمان ہوسکتا ہے کہ وہ خدا جو علم کی ترغیب دیتا ہے وہ ایسے آلہ کا استعمال کرنا حرام قرار دے جس کے ذریعہ سے بڑے بڑے مشکل امراض کی تشخیص ہوتی ہے اور اہلِ فراست کے لئے ہدایت پانے کا ایک ذریعہ ہو جاتا ہے۔ یہ تمام جہالتیں ہیں جو پھیل گئی ہیں۔''

(براہین احمدیہ جلد پنجم، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 365 تا 367)

پھر حضرت مسیح موعودؑ فوٹو گرافی یعنی عکسی تصویر بنانے کا مقصد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''ہم نے اپنی تصویر محض اس لحاظ سے اُتروائی تھی کہ یورپ کو تبلیغ کرتے وقت ساتھ تصویریں بھیج دیں، کیونکہ ان لوگوں کا عام مزاج اس قسم کا ہوگیا ہے کہ وہ جس چیز کا ذکر کرتے ہیں ساتھ ہی اس کی تصویر دیتے ہیں جس سے وہ قیافہ کی مدد سے بہت سے صحیح نتائج نکال لیتے ہیں۔''

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 18-19)

پھر آپ علیہ السلام نے ایک اَور مقام پر فرمایا:

''ہم نے جو تصویر فوٹو لینے کی اجازت دی تھی وہ اس واسطے تھی کہ یورپ امریکہ کے لوگ جو ہم سے بہت دُور ہیں اور فوٹو سے قیافہ شناسی کا علم رکھتے ہیں اور اس سے فائدہ حاصل کرتے ہیں اُن کے لیے ایک روحانی فائدہ کا موجب ہو۔ کیونکہ جیسا تصویر کی حرمت ہے۔ اس قسم کی حرمت عموم نہیں رکھتی بلکہ بعض اوقات مجتہد اگر دیکھے کہ

کوئی فائدہ ہے اور نقصان نہیں تو وہ حسب ضرورت اس کو استعمال کر سکتا ہے۔ خاص اس وقت یورپ کی ضرورت کے واسطے اجازت دی گئی۔ چنانچہ بعض خطوط یورپ امریکہ سے آئے ہیں جن میں لکھا تھا کہ تصویر کے دیکھنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ بالکل وہی مسیح ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 474)

سامعین! الغرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یورپ میں اشاعت کے لئے ایک کتاب تصنیف کرنے کا ارادہ فرمایا جس کا انگریزی ترجمہ مولوی محمد علی صاحب کو کرنا تھا۔ تجویز یہ ہوئی کہ یورپ میں چونکہ قیافہ شناسی کا علم اتنا ترقی کر چکا ہے کہ لوگ محض تصویر کے خدّ و خال دیکھ کر صاحبِ تصویر کے اخلاق کا پتہ چلا لیتے ہیں لہٰذا اس کتاب کے ساتھ مصنّف اور مترجم کی تصاویر بھی لگادی جائیں۔ محض یہ تبلیغی و دینی ضرورت تھی جس کی بناء پر حضور علیہ السلام نے اپنا فوٹو اُتروایا۔

حضرت مسیح موعودؑ کے فوٹو کی "ریویو آف ریلیجز" انگریزی (1902ء تا 1905ء) کے ذریعہ سے جب مغربی ممالک میں اشاعت ہوئی تو حضرت اقدسؑ کی خدمت میں کئی لوگوں کی چٹھیاں آئیں کہ ہم نے آپ کی فوٹو غور سے دیکھی ہے علم فراست کی رو سے ہمیں یہ تسلیم کئے بغیر چارہ نہیں کہ جس کی یہ فوٹو ہے وہ ہر گز کاذب نہیں۔ ایک امریکی خاتون نے کہا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ یہ فوٹو دیکھتی رہوں یہ تو بالکل یسوع مسیح کی طرح معلوم ہوتی ہے۔ ایک اور قیافہ شناس لیڈی نے کہا کہ "یہ نبیوں کی سی صورت ہے" بعض بڑے بڑے لوگوں نے اسے دیکھ کر کہا کہ "He is a Great Thinker" یعنی یہ ایک عظیم مفکّر ہے۔ علم قیافہ کے ایک اور انگریز ماہر کے سامنے جب حضورؑ کی فوٹو رکھی گئی تو وہ بڑے غور و فکر کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا کہ یہ کسی اسرائیلی پیغمبر کی فوٹو ہے۔ ایک دوسرے انگریز نجومی نے بھی یہی کہا کہ یہ شبیہ تو خدا کے کسی نبی کی ہے۔

(تاریخ احمدیت جلد 2 صفحہ 57-58)

نورانی چہرے کا اثر

سامعین آئیں! اوپر تاریخ احمدیت کے حوالہ میں مذکور ایمان افروز اقوال کو تفصیل میں جا کر دیکھتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس پاکیزہ مقصد کی شیریں ثمرات کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"اسی طرح ہمارے ایک دوست کی بیوی جس کا پہلا نام ایلزی بتھ تھا جو انگلینڈ کی باشندہ ہے اس جماعت میں داخل ہو چکی ہے۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 106-107)

ایک چینی قیافہ شناس کی گواہی

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:

"عرب صاحب نے بیان کیا کہ ایک دفعہ ایک چینی آدمی کے روبرو مَیں نے آپ کی تصویر کو پیش کیا وہ بہت دیر تک دیکھتا رہا۔ آخر بولا کہ یہ شخص کبھی جھوٹ بولنے والا نہیں ہے پھر مَیں نے اَور تصاویر بعض سلاطین کی پیش کیں مگر ان کی نسبت اس نے کوئی مدح کا کلمہ نہ نکالا اور بار بار آپ کی تصویر کو دیکھ کر کہتا رہا کہ یہ شخص ہر گز جھوٹ بولنے والا نہیں۔"

(ملفوظات جلد دوم 579-580)

سامعین! حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ نے اس ضمن میں چند ایمان افروز واقعات اپنی کتاب ذکر حبیب میں درج فرمائے ہیں وہ مَیں بیان کرتا ہوں۔

He is a Great Thinker

"مکرمی شیخ رحمت اللہ صاحب مرحوم فرمایا کرتے تھے کہ جب ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر یورپ کے بعض بڑے آدمیوں کو دکھائی تو انہوں نے کہا کہ "He is a Great Thinker" یعنی بہت سوچنے والا آدمی ہے۔"

کسی اسرائیلی پیغمبر کی تصویر ہے

"ڈاکٹر قاضی کرم الٰہی صاحب مرحوم فرمایا کرتے تھے کہ جب وہ لاہور کے پاگل خانہ کے ڈاکٹر تھے، ان ایام میں ایک انگریز وہاں آیا جو تصویر دیکھ کر قیافہ شناسی کا مُدّعی تھا۔ کئی ایک لوگ بطور تماشہ بعض تصاویر اس کے پاس لے گئے۔ وہ بتلاتا رہا کہ یہ کیسا آدمی ہے۔ مَیں نے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر اُس کے آگے رکھی اور اس سے پوچھا کہ اس شخص کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے۔ وہ بہت دیر تک اس تصویر کو دیکھتا رہا اور آخر اس نے کہا کہ کسی اسرائیلی پیغمبر کی تصویر ہے۔"

یہ وہ بزرگ ہیں

حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

"جب مَیں امریکہ میں تھا تو ایک لیڈی کا ایک دوسرے شہر سے مجھے خط آیا کہ مجھے کشف میں ایک ہندوستانی بزرگ مِلا کرتے ہیں اور میری مشکلات میں میری رہنمائی کیا کرتے ہیں۔ کیا آپ مجھے یہ بتلاسکتے ہیں کہ وہ کون صاحب ہوسکتے ہیں۔ مَیں نے اسے چند ایک فوٹو بھیجے جن میں ایک فوٹو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بھی تھا اُسی پر نشان کرکے اس لیڈی نے مجھے لکھ بھیجا کہ یہ وہ بزرگ ہیں۔"

یہ خدا کے کسی نبی کی تصویر ہے

اسی طرح آپ ایک اور واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"سن 1907ء میں جبکہ عاجز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہمرکاب شملہ میں تھا تو ایک دن مہاراجہ صاحب الور کی ملاقات کے واسطے مَیں انکی کوٹھی پر گیا اور ان کو تبلیغ کے لیے چند کتابیں بھی ساتھ لے گیا۔ ان کے ویٹنگ روم میں بیٹھا ہوا تھا کہ وہاں دیوان عبدالحمید صاحب وزیر اعظم ریاست کپور تھلہ اور چند دیگر معززین بھی آگئے اور ایک انگریز بھی وہاں پہنچے۔ جنھوں نے بیان کیا کہ مَیں مہاراجہ کا مُنجّم ہوں۔ اس بات کو سن کر دیوان صاحب اور دوسرے لوگ اس انگریز مُنجّم سے باتیں دریافت کرتے رہے۔ مَیں نے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر ایک کتاب میں سے نکال کر اس کے آگے رکھی۔ جس کو بہت غور سے دیکھ کر اس نے کہا۔ یہ خدا کے کسی نبی کی تصویر ہے۔"

(ذکر حبیب صفحہ 373-374)

سامعین! حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کی تائید میں حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحب خلیفۃُ المسیح الاولؓ فرماتے ہیں کہ

"یورپ میں جب حضرت کی دعوت پہنچی تو ان لوگوں کے خط آئے کہ ہمیں تصویر دکھائی جائے کہ وہ پاگل تو نہیں ہے۔ شکل سے معلوم ہوسکتا ہے یہاں ایک پڑھی لکھی عورت ہے جو پاگل ہے۔ اس کو ہر ایک معلوم کرلیتا ہے۔ حضرت صاحب اب یورپ میں ہر ایک کے گھر کب ہوسکتے ہیں اس ضرورت کے واسطے تصویر بنائی گئی۔"

(ارشادات نور جلد سوم صفحہ 290)

حضرت خلیفۃُ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس بیان پر وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے بھی ...(فرمایا) کہ مَیں جو تصویریں اپنی کھنچوا رہا ہوں صرف اس لئے کہ دنیا چہروں کو دیکھ کر اندازے لگایا کرتی ہے اور بعض زیرک لوگ چہروں کے نقوش پڑھ کر دل کی صداقت کے نقوش دیکھنے لگ جاتے ہیں، ان تک ان کی نظر پہنچ جاتی ہے"

(خطبات طاہر جلد 8 صفحہ 368-369)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کے فوٹو کھنچوانے پر فرمایا۔

"تصویر آپ نے اس لئے کھنچوائی تھی کہ دُور دراز کے لوگ اور خاص طور پر یورپین لوگ جو چہرہ شناس ہوتے ہیں وہ آپ علیہ السلام کی تصویر دیکھ کر سچائی کی تلاش کریں گے، اس کی جستجو کریں گے۔"

(خطبہ جمعہ 18 مارچ 2016ء)

پھر حضرت خلیفۃُ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے فرمایا:

"حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے صحابہ کی تصاویر ہیں۔ یہ بتایا جاتا ہے کہ کون لوگ ہیں تو ان کا غیر معمولی اثر پڑتا ہے۔ بعض دفعہ مَیں نے دیکھا ہے نظریں گھڑی رہ جاتی ہیں ان کی چہروں پر۔ کِس قسم کے لوگ تھے، کِس قسم کے عشّاق تھے اور پُرانے وقتوں میں جماعت کِس حال سے گزر رہی تھی۔ افریقہ کے مبلغین کی پُرانے زمانوں کی تصویریں ہیں۔ جب تک آپ وہ دکھا کر پھر آگے نہیں بڑھیں گے تو موجودہ زمانے میں جو اللہ تعالیٰ نے ترقی عطا فرمائی ہے اس کا موازنہ نہیں ہوسکتا۔"

(خطبات طاہر جلد 8 صفحہ 365-366)

سامعین! رشتہ کی تلاش کے وقت ایک دوسرے کی فوٹوز دیکھی یا دیکھائی جاتی ہے۔ یہ عمل بھی ایک تعلق پیدا کرنے کا موجب ہوتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

" اسلام نے یہ کہا ہے کہ جب تم شادی کرو تو شکل دیکھ لو اور جہاں شکل دیکھنی مشکل ہو وہاں تصویر دیکھی جاسکتی ہے۔ میری جب شادی ہوئی میری عمر چھوٹی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ڈاکٹر رشید الدین صاحب کو لکھا کہ لڑکی کی تصویر بھیج دیں۔ انہوں نے تصویر بھیج دی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وہ تصویر مجھے دے دی۔ مَیں نے جب کہا کہ مجھے یہ لڑکی پسند ہے تب آپ نے میری شادی وہاں کی۔"

(خطبات محمود جلد 32 صفحہ 80-81)

بعض دوست اپنے محبوب کی، اپنے کسی پیارے کی یا اپنے کسی بزرگ کی فوٹو اپنے وُوالیٹ (بٹوے) میں رکھتے ہیں اور اپنے دوستوں، ساتھیوں کو گاہے بگاہے دکھا کر بتاتے ہیں کہ ہم اس بزرگ کی اولاد ہیں۔ یوں یہ تصویر بھی تعلق پیدا کرنے یا بڑھانے کا موجب بن جاتی ہے۔
آج کل ہمارے مرکزی جلسہ ہائے سالانہ پر حضور ایدہ اللہ کے خطاب کے دوران بیسیوں ممالک بھی اپنے اپنے ہاں اجتماعی طور پر خطاب سنتے ہیں جیسے جلسہ سالانہ برطانیہ 2026ء کے موقع پر 80 ممالک میں اجتماعی طور پر جلسہ کی صورت میں حضور کا خطاب سنا اور ایم ٹی اے پر جب ہم نے اُن کی تصویری جھلکیاں دیکھیں تو ایک تعلق پیدا ہوا اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کہ ایک وقت آئے گا جب دُور دراز بیٹھے دو اشخاص ایک دوسرے کو دیکھ سکیں گے، کو پورا ہوتے دیکھ کر خدا کا شکر ادا کیا۔
حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں۔

" دنیا تھوڑے ہی عرصہ میں اس قابل ہو جائے گی کہ نہ صرف لوگوں کی آوازیں سنے بلکہ ان کی شکلیں بھی دیکھے اور ان کی حرکات کا بھی مشاہدہ کرے۔ پھر ٹیلیفون پر بھی اس قسم کے تجربے شروع ہو گئے ہیں کہ جب کوئی دو شخص ٹیلیفون پر آپس میں گفتگو کرنے لگیں تو معاً ان دونوں کی شکلیں بھی ایک دوسرے کے سامنے آجائیں۔ جب اس میں کامیابی ہو جائے گی تو اگر ایک شخص شملہ یا دہلی میں یا کلکتہ میں بیٹھا ہوا قادیان کے ایک شخص سے گفتگو کرے گا تو اُدھر وہ بات شروع کریں گے اور اِدھر وہ ایک دوسرے کی شکل بھی دیکھنے لگ جائیں گے اور انہیں اس طرح معلوم ہو گا جس طرح وہ دونوں پاس پاس بیٹھے باتیں کر رہے ہیں۔"

(خطبات محمود جلد 19 صفحہ 5-6)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" اُمّتِ واحدہ بنانے کے اس منصوبہ کا چھٹا حصہ یہ ہے کہ تصاویر کا تبادلہ کیا جائے۔ مثلاً اب یہاں بھی تصاویر لگی ہوئی ہیں۔ گو ان کی ابتدائی شکل ہے لیکن کام شروع ہو گیا ہے۔ مَیں سمجھتا ہوں اس سلسلہ میں البم تیار ہونے چاہئیں جو ملک ملک بھجوائے جائیں۔ اس موقع پر بھی اور شوریٰ کے علاوہ دوسرے اجتماعات کی تصاویر بھی البم کی صورت میں باہر بھجوائی جائیں اور اسی طرح مثلاً جماعتی تقریبات ہوتی ہیں۔ نائیجیریا میں، غانا میں، آئیوری کوسٹ میں، لائبیریا میں، سیرالیون میں۔ ان کی تصاویر بھی یہاں آپ کے پاس پہنچنی چاہئیں۔ وہ Still بھی ہوں یعنی بورڈوں پر لگا دی جائیں اور movies بھی ہوں جو پروجیکٹر پر دکھائی جائیں اور آپ کو پتہ لگے کہ احمدیت کتنی ترقی کر رہی ہے۔"

(خطابات ناصر جلد اوّل صفحہ 675)

معزز سامعین! انسان اپنے گزرے لمحات، وقت اور یادوں کو اپنے اپنے ذوق کے مطابق خود محفوظ کرتا ہے۔ بعض ڈائریز لکھ کر، بعض اپنے علم کو تجربات میں ڈال کر اور بعض فوٹو گرافس کے ذریعے اپنی یادیں پیچھے چھوڑ جاتے ہیں۔ جنہیں انسان اپنی زندگی میں بسا اوقات دیکھ کر انجوائے کرتا ہے۔ اُس کی وفات کے بعد اُس کے عزیز و اقارب، دوست احباب جب اُس مرحوم کے ساتھ گزرے ہوئے لمحات اور یادوں پر مشتمل فوٹو گرافس دیکھتے ہیں تو وہ بول بول کر یادوں اور حسین لمحات کو تازہ کر رہی ہوتی ہیں۔ اِسی لئے کہتے ہیں۔ تصویریں بولتی ہیں۔ یہ فوٹو گراف ہیں تو ایک پتلا اور باریک سا کاغذ لیکن انسان کے لباس کا کام دیتا ہے۔ انسان کے چہرے کے تاثرات ظاہر ہوتے ہیں اور انسان کے اِن گزرے ہوئے لمحات سے اُس کی شخصیت کا اظہار ہو رہا ہوتا ہے۔ اُس کے لباس، رکھ رکھاؤ اور رہن سہن کا پتہ چلتا ہے اور پھر یہ یادگاری فوٹو گرافس آئینہ کا کام بھی دے رہی ہوتی ہیں۔ ایک انسان جب اپنی پُرانی فوٹو گرافس کو دیکھتا ہے تو اُسے اپنی خوبیاں نظر آتی ہیں اور اپنے پروردگار کا شکر ادا کرنے کا موقع ملتا ہے اور جو کمزوریاں، خامیاں نظر آتی ہیں اُنہیں جہاں لباس اور میک اپ میں بہتر کرنے کی کوشش کرتا ہے وہاں اپنی شخصیت میں نکھار بھی پیدا کرتا ہے۔ کیونکہ تصویریں بول بول کر انسان کو سدھارنے کا کام کر رہی ہوتی ہیں۔ یہ جتنے ایکٹر حضرات، وی لاگرز، خبریں پڑھنے والے اور اسٹیج پر appear ہونے والے دوست احباب و خواتین اپنی آڈیو اور وڈیو کو بار بار دیکھ کر اپنے اندر بہتری لانے کے فکر میں لگی رہتی ہیں گویا اُن کے اِس عمل سے، اُن کی اپنی ہی فوٹوز سے اپنے آپ سے ایک تعلق قائم ہو رہا ہوتا ہے۔